سردار میر عالم خان لغاری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا اللہ وسایا

رحیم آباد تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان کی لغاری برادری کے بزرگ رہنما، نامور شخصیت اور اپنے علاقے کے بڑے زمین دار جناب سردار میر عالم خان لغاریؒ بھی وصال فرمائے آخرت ہوگئے۔

سردار میر عالم خان رحمۃ اللہ علیہ، لغاری خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے والد سردار رحیم خان لغاری رحمۃ اللہ علیہ ڈی، آئی، جی کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے۔ ریٹائرڈمنٹ کے بعد مدینہ طیبہ میں مقیم ہوگئے اور اب ریاض الجنۃ میں ابدی استراحت کرتے ہیں۔ آپ نے گریجویٹ تک بہاولپور اور جامعہ ملیہ دہلی سے تعلیم حاصل کی۔ خاندان کا پورا ماحول دین دار تھا۔ آپ نے بھی کوئی سرکاری ملازمت کرنے کی بجائے زمین دارہ سے تعلق رکھا۔ آپ کا بیعت کا تعلق خانقاہ مسکین پور کے بانی مولانا فضل الٰہی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مولانا عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے تھا۔

حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے مدرسہ جامعۃ العلوم الاسلامیۃ کراچی میں قائم کیا۔ سردار میر عالم خان لغاری رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق قائم ہوا تو اس میں اتنی ترقی ہوئی کہ آپ نے حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے خادم خاص اور پرائیویٹ سیکرٹری کا درجہ حاصل کرلیا۔ آپ کو یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ آپ حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے سفر وحضر، اندرون و بیرون ملک کے اسفار کے خدمت گار و حاضر باش رہے۔ انہیں خدمات اور اعتماد کے باعث ایک زمانہ میں جناب لغاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی کے منتظم بھی رہے۔

جب حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۷۳ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر منتخب ہوئے اور آپ نے مجلس کی اپنی امارت میں شوریٰ نامزد فرمائی، اس میں سردار میر عالم خان لغاری رحمۃ اللہ علیہ

کو بھی مرکزی مجلس شوریٰ کا ممبر نامزد کیا۔ پھر پوری تحریک کے دوران بلکہ حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال تک برابر سردار میر عالم خان لغاری رحمۃ اللہ علیہ مجلس کے حل وعقد میں شریک رہے۔ اس دوران مجلس کے کاز کے لیے سردار صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو خدمات سرانجام دی ہیں، وہ تاریخ کا حصہ ہیں۔

دریں اثنا شیخ الاسلام حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان کی بنیاد رکھی تو اس کی تعمیرات کی کمیٹی کے نگرانِ اعلیٰ سردار میر عالم خان لغاری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ موجودہ مرکزی دفتر کی پرشکوہ عمارت کی ساخت وپرداخت میں مرحوم لغاری صاحب کا وافر حصہ ہے۔ اسی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مسلم کالونی چناب نگر میں مسجد ومدرسہ کے لیے جو پلاٹ حاصل کیا، اس کی تعمیرات اور نقشہ کے لیے سردار صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا محمد شریف جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کے شانہ بشانہ رہے۔ غرض آپ کی خدمات ختم نبوت کی شاندار تاریخ ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد عالمی مجلس کے امیر حضرت خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ منتخب ہوئے تو آپ نے بھی سردار عالم خان لغاری رحمۃ اللہ علیہ کی شوریٰ کی رکنیت بحال رکھی۔ مرکزی ناظم اور امیر مرکزیہ کے مشیر کے عہدوں سے بھی سرفراز فرمایا۔ سردار میر عالم خان رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے خادم خاص تھے، اس زمانہ میں حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ جمعیۃ علماء اسلام کی سرپرستی فرماتے تھے، تب لغاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی کراچی میں جمعیۃ علماء اسلام کے عہدے دار رہے۔ اسی طرح رحیم یار خان میں جمعیۃ کے امیر اور مرکزی شوریٰ کے ممبر بھی تھے۔

حضرت شیخ بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے بعد سردار صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ طیبہ میں قیام کا ارادہ کیا تو سردار صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان کے ساتھ مدینہ طیبہ قیام پذیر ہوگئے۔ سال بھر میں ایک آدھ بار دونوں باپ بیٹا پاکستان تشریف لاتے اور پھر واپس مدینہ طیبہ کی خاکروبی کے لیے تشریف لے جاتے۔ آپ کے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کا مدینہ طیبہ میں وصال ہوا، پھر بھی سردار صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ طیبہ میں قیام رکھا۔ صحت گرنے لگی تو اپنی خدمت کے لیے ایک ساتھی کو ساتھ رکھنا شروع کردیا، جو حجازِ مقدس اور پاکستان میں آپ کے ساتھ رہتے۔ زہے نصیب! کہ سردار صاحب رحمۃ اللہ علیہ قریباً چالیس سال کا طویل زمانہ مدینہ طیبہ کی برکات کو اپنے اندر جذب کرتے رہے۔ آج سے چند سال پہلے فقیر نے خود دیکھا کہ بڑھاپے کے باوجود رمضان المبارک کی تراویح تک کو بڑے اہتمام کے ساتھ ادا کرتے۔ تمام نمازیں مسجد نبوی میں باجماعت ادا ہوتیں۔ سردار صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب بھی پاکستان تشریف لاتے تو ملاقات کی کوئی ترتیب نکل آتی۔ دیانت داری کی بات ہے کہ ان میں بڑے لوگوں کی تمام خوبیاں موجود تھیں۔

چند سال پہلے آپ پاکستان تھے کہ ختم نبوت چناب نگر کانفرنس کی تاریخیں آگئیں، آپ نے

اپنے نواسے ڈاکٹر محمد عابد خان خاکوانی کے ذریعہ کانفرنس میں شرکت کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ اسی سال حضرت مولانا محمد یحییٰ مدنی کراچی سے بھی تشریف لائے۔ مولانا محمد عبداللہ ٹوبہ سے بھی آ گئے۔ جب سردار صاحب رحمۃ اللہ علیہ جامعہ علوم اسلامیہ میں ناظم تھے تو حضرت مولانا یحییٰ مدنی کا زمانہ تعلیم تھا، یہی حال مولانا محمد عبداللہ کا تھا، اب یہ تینوں حضرات بڑھاپے کے آخری مرحلہ سے دوچار تھے، تاریخ کی باقیاتِ صالحات جمع ہوئیں تو یادوں کے دریچے وا ہو گئے، ان حضرات کا خوب وقت گزرا، اس اتفاقی ملاقات پر فرحاں وشاداں تھے۔ کانفرنس کے دوران اسٹیج پر بھی سردار صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے، اپنے ہاتھوں لگائے چمن کو دیکھا تو خوشی سے آنسو چھلک پڑے۔ ہماری سعادت ہے کہ وہ ہمارے بزرگوں کے ساتھی اور ہمارے بزرگ تھے۔ بہت ہی طبیعت میں انہوں نے ان دنوں انبساط محسوس فرمایا، واپسی پر خوشی اور مبارک باد کا پیغام بھی بھجوایا۔

فقیر جنوری کے آخری عشرہ سے فروری کے آخر تک دفتر مرکزیہ سے قریباً باہر رہا۔ اس دوران روزنامہ اسلام میں آں مرحوم کے وصال کی خبر پڑھی۔ ۲۰ر فروری ۲۰۱۷ء پیر کی روز شام چار بجے شیخ زاہد ہسپتال رحیم یار خان میں وصال فرمایا۔ اسی رات دس بجے اپنے آبائی گاؤں رحیم آباد میں سپردِ خاک ہوئے۔ تقدیر الٰہی کے اپنے فیصلے ہوتے ہیں، اس بار مدینہ طیبہ گئے تو ارادہ لے کر گئے کہ واپس نہیں آنا، لیکن خاندان کے افراد کی بعض شادیوں کے باعث ورثاء نے اتنا مجبور کیا کہ سفر کرلیا۔ چالیس سال قیامِ مدینہ کے باوجود وصال پاکستان میں ہوا۔ انسان لاکھ چاہے، ہونا وہی ہے جو تقدیر کا لکھا ہے۔

۲۳ر فروری ۱۹۲۷ء کو اس دنیا میں آئے، ۲۰ فروری ۲۰۱۷ء کو واپس لوٹ گئے، یوں تاریخ کا ایک نوے سالہ باب مکمل ہوا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ خوبیوں والے بڑے انسان تھے۔ ایک بار فقیر نے غالباً مدینہ طیبہ میں ملاقات پر عرض کیا کہ آپ نے بہت لمبا وقت حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ گزارا، کوئی خاص بات؟ تو آبدیدہ ہو گئے، فرمایا: مولانا! حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ سے مجھے نفع بھی بہت حاصل ہوا اور نقصان بھی بہت اٹھایا۔ فقیر نے عرض کیا: نفع کی بات تو سمجھ میں آتی ہے، مگر نقصان کی بات سمجھ میں نہیں آتی، تو فرمایا: ''حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے بعد اب کوئی آدمی اس معیار کا آنکھوں میں جچتا نہیں۔'' اس سے بہتر حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو ایک جملہ میں کیا خراج تحسین پیش ہوسکتا ہے جو لغاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پیش کیا، لیجئے! خادم اور مخدوم پھر ایک نئے جہان میں یکجا ہو گئے، فالحمد للہ!

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....